

16 اگست 1962

ازعدالت عظمیٰ

اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ،

بنام

اسٹیٹ آف میسور

(ایس۔ کے۔ داس، جے۔ ایل۔ کپور، اے۔ کے۔ سارکر، ایم ہدایت اللہ اور راگھو بردیا، جسٹسز۔)

سیلز ٹیکس۔ ریاست سے باہر کی فیکٹریوں سے ریاست کے اندر خریداروں کو کی جانے والی فراہمی۔ اگر بین ریاستی فروخت۔ سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1956 (1956 74ک)، دفعہ 3۔ آئین ہند، جیسا کہ آئین (چھٹی ترمیم) ایکٹ، 1956 کے آرٹیکلز، 286(2)، 269(1)(g)، فہرست 1 کی اندراج 92 اے، 19(1)(f) 31.

11 ستمبر 1956 کو نافذ ہونے والے آئین (چھٹی ترمیم) ایکٹ، 1956 کے ذریعے ترمیم شدہ آئین کے آرٹیکل 269 کی شق (1) میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ "حکومت ہند کے ذریعے درج ذیل ٹیکس عائد اور وصول کیے جائیں گے۔ (g) اخبارات کے علاوہ دیگر سامان کی فروخت پر ٹیکس، جہاں ایسی فروخت بین ریاستی تجارت کے دوران ہوتی ہے۔" اس آرٹیکل کی شق (3) میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ "پارلیمنٹ قانون کے ذریعے اس بات کا تعین کرنے کے لیے اصول وضع کر سکتی ہے کہ بین ریاستی تجارت کے دوران فروخت کب ہوتی ہے۔" پارلیمنٹ کے ذریعے 21 دسمبر 1956 کو منظور کیے گئے سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 3 کے ذریعے یہ شرط رکھی گئی تھی کہ "فروخت، اس کے دوران ہوتی سمجھی جائے گی۔"

1957-58 میں سی۔ کمپنی نے سیمنٹ کی مختلف فروخت کی جو ریاست میسور سے باہر کی فیکٹریوں سے اس ریاست کے اندر خریداروں کو فراہم کی جاتی تھی۔ ریاست میسور نے میسور مقننہ کی طرف سے منظور کردہ دو سیلز ٹیکس قوانین کے تحت ان فروختوں پر ٹیکس عائد کیا۔ سی کمپنی نے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اسمنٹ کے احکامات کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دینے کے لیے درخواست دی کہ میسور ریاست کو فروخت پر ٹیکس لگانے کا کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ وہ بین ریاستی تجارت کے دوران ہوتی تھی۔

یہ مانا جاتا ہے کہ فروخت سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 3(a) کے تحت ایک ریاست سے دوسری ریاست میں سامان کی نقل و حرکت کا موقع دیتی ہے جب نقل و حرکت کسی عہد نامے یا فروخت کے معاہدے کے واقعے کا نتیجہ ہوتی ہے۔

ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ ایس آر سرکار، [1961]، 1 ایس سی آر 379، اس کے بعد آیا۔

چونکہ فروخت حکومت کی طرف سے جاری کردہ اجازت نامے اور ان میں موجود شرائط کے تحت کی جاتی تھی، اور جیسا کہ اجازت نامے میں کہا گیا تھا کہ فراہمی ریاست میسور سے باہر کی فیکٹریوں سے کی جانی تھی، فروخت کے معاہدوں میں یہ معاہدہ ہونا چاہیے کہ سامان میسور میں اس کی سرحدوں سے باہر واقع جگہ سے فراہم کیا جائے گا۔ اس لیے فروخت سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 3(a) کے تحت بین ریاستی فروخت تھی جس پر آئین کے آرٹیکل 269 کے پیش نظر کوئی ریاست ٹیکس نہیں لگا سکتی تھی۔

آئینی ممانعت کے پیش نظر ٹیکس لگانے والے افسر کے پاس بین ریاستی فروخت پر ٹیکس لگانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا اور وہ کسی مشترکہ حقیقت کا غلط فیصلہ کر کے خود کو ایسا کرنے کا دائرہ اختیار نہیں دے سکتا تھا۔ اس لیے درخواستیں اجم بانی کے معاملے میں طے شدہ اصول کے تحت نااہل نہیں ہیں۔

اجم بانی بمقابلہ ریاست اتر پردیش [1963] 1 S.C.R. 778 لاگو نہیں ہوا۔

اصل عدالتی حد اختیار 1960: کی درخواستیں نمبر 65 اور 66۔

(بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)

درخواست گزاروں کے لیے آر جے کولہ، جے بی دادا پنچھی، اوسی ماتھر اور رویندر نارائن۔

جواب دہندگان کی طرف سے سی کے ڈیفنڈری، سالیسیٹر جنرل آف انڈیا، آرگوپال کرشنن اور پی ڈی میمن۔

1962. 28 اگست عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سارکر، جے۔۔۔ یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دو درخواستیں ہیں جن میں سیلز ٹیکس عائد کرنے والے کچھ تشخیصی

احکامات کو کالعدم قرار دینے اور اس کے نتیجے میں اس ٹیکس کی وصولی اور وصولی کو روکنے کے لیے مراعات طلب کی گئی ہیں۔ درخواست گزاروں کا الزام ہے کہ تشخیص کے احکامات مکمل طور پر کالعدم ہیں اور اس لیے آرٹیکل 19(1)(f) اور آرٹیکل 31 کے تحت ان کے بنیادی حقوق کو متاثر کرتے ہیں۔

ہر معاملے میں دو درخواست گزار ہیں، پہلا اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ اور دوسرا، کمیٹی مارکیٹنگ کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ۔ ہر عرضی میں دو مدعا علیہان بھی ہوتے ہیں، جن میں سے پہلا ریاست میسور ہوتی ہے جس نے اپنے ایک افسر، دوسرے مدعا علیہان کے ذریعے ٹیکس عائد کرنے کے تشخیصی احکامات جاری کیے۔

مارکیٹنگ کمپنی پر اس کی طرف سے سال 1957-58 میں کی گئی سیمنٹ کی کچھ فروخت کے سلسلے میں اعتراض شدہ تشخیص کے احکامات دیے گئے تھے۔ درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ مارکیٹنگ کمپنی نے یہ فروخت ٹریڈنگ کارپوریشن کے ایجنٹ کے طور پر کی تھی۔ چاہے یہ درست ہے یا نہیں اس معاملے میں سختی سے متعلقہ نہیں ہے کیونکہ مارکیٹنگ کمپنی کارپوریشن کے ایجنٹ کی حیثیت سے ٹیکس لگانے کی اپنی ذمہ داری سے انکار نہیں کرتی ہے۔ واحد تنازعہ یہ ہے کہ آیا وہ فروخت جس میں سامان ریاست میسور سے باہر منتقل کیا گیا تھا، ٹیکس کے قابل تھی۔ درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ وہ اتنے ذمہ دار نہیں تھے کیونکہ وہ بین ریاستی تجارت کے دوران کی گئی فروخت تھی، جس پر ریاستی مقننہ کا کوئی قانون ٹیکس نہیں لگا سکتا تھا۔

اگرچہ تشخیص کا سال ایک تھا، یعنی 1957-58، لیکن تشخیص کے دو آرڈر تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس سال میسور میں دو سیلز ٹیکس ایکٹ نافذ تھے، یعنی میسور سیلز ٹیکس ایکٹ، 1948، اور میسور سیلز ٹیکس ایکٹ، 1957، جن میں سے مؤخر الذکر نے یکم اکتوبر 1957 سے پہلے والے کو منسوخ کر دیا تھا۔ یکم اپریل 1957 اور 30 ستمبر 1957 کے درمیان ہونے والی تنازعہ فروخت پر 1948 کے ایکٹ اور یکم اکتوبر 1957 اور 31 مارچ 1958 کے درمیان ہونے والی فروخت پر 1957 کے ایکٹ کے تحت ٹیکس لگایا گیا تھا۔ تشخیص کے دونوں احکامات کو درخواست گزاروں نے چیلنج کیا ہے۔

ٹیکس ریاستی قوانین کے تحت عائد کیا گیا تھا۔ اب آئین کے آرٹیکل 286(2) میں جیسا کہ اصل میں وضع کیا گیا تھا کہ سوائے اس کے کہ جہاں تک پارلیمنٹ قانون کے ذریعے دوسری صورت میں فراہم کرتی ہے، کوئی ریاست بین ریاستی فروخت یا خریداری پر ٹیکس لگانے والا قانون منظور نہیں کر سکتی۔ اس شق کو آئین (چھٹی ترمیم) ایکٹ، 1956 کے ذریعے حذف کر دیا گیا تھا، جو 11 ستمبر 1956 کو نافذ ہوا۔ آئین (چھٹی ترمیم) ایکٹ نے آرٹیکل 269 میں بھی ترمیم کی، جس کا متعلقہ حصہ اس طرح کی ترمیم کے بعد درج ذیل ہے :

آرٹیکل 269(1)۔ "حکومت ہند کے ذریعے درج ذیل محصولات اور ٹیکس عائد اور وصول کیے جائیں گے۔

(2) اخبارات کے علاوہ دیگر اشیا کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس، جہاں ایسی فروخت یا خریداری بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران ہوتی ہے۔

(3) پارلیمنٹ قانون کے ذریعے اس بات کا تعین کرنے کے لیے اصول وضع کر سکتی ہے کہ بین ریاستی تجارت یا تجارت کے

دوران سامان کی فروخت یا خریداری کب ہوتی ہے۔

آئینی ترمیم ایکٹ نے ساتویں شیڈول میں بھی ترمیم کرتے ہوئے آئٹم 192 کے کولسٹ 1 میں شامل کیا تھا اور اس طرح یونین کو بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران اخبارات کے علاوہ دیگر سامان کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس لگانے کا اختیار دیا تھا اور لسٹ 2 میں پرانی آئٹم 54 کو ایک نئی آئٹم کے طور پر تبدیل کیا تھا جس نے ریاست کو اخبارات کے علاوہ دیگر سامان کی تمام فروخت یا خریداری پر ٹیکس لگانے کا اختیار دیا تھا، بشرطیکہ لسٹ 1 کی اندراج 192 اے ہو۔ چونکہ آئین کی اس ترمیم کی وجہ سے ریاستیں بین ریاستی فروخت یا خریداری پر ٹیکس نہیں لگا سکتی ہیں۔

21 دسمبر 1962 کو۔ پارلیمنٹ نے سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ منظور کیا، جس کی دفعہ 3 بین ریاستی فروخت کی وضاحت کرتی ہے۔ یہ دفعہ 5 جنوری 1957 کو نافذ ہوا۔ تاہم اس ایکٹ کی ٹیکس لگانے کی دفعات بہت بعد میں نافذ ہوئیں لیکن ان کے ساتھ ہمارا ان معاملات میں کوئی تعلق نہیں ہے۔

پورے تشخیصی سال 1957-58 سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے نافذ ہونے کے بعد تھا۔ اس سال کے دوران، ریاست اس فروخت پر ٹیکس نہیں لگا سکتی تھی جو ایک بین ریاستی فروخت تھی جیسا کہ سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 3 میں بیان کیا گیا ہے۔ اس حصے میں بین ریاستی فروخت کی وضاحت دو طریقوں سے کی گئی ہے جن میں سے ایک ان شرائط میں ہے: "اشیا کی فروخت یا خریداری بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران ہوتی سمجھی جائے گی اگر فروخت یا خریداری۔ (ا) ایک ریاست سے دوسری ریاست میں اشیا کی نقل و حرکت کا سبب بنتی ہے۔" درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ متنازعہ فروخت اسی قسم کی تھی اور اس لیے مدعا علیہ ان پر ٹیکس نہیں لگا سکتا تھا۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا فروخت کی وجہ سے سیمنٹ کی دوسری ریاست سے میسور میں نقل و حرکت تعریف کے معنی میں تھی؟ ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی میں۔ لمیٹڈ بمقابلہ ایس آر سرکار (1) [1951] S.C.R. 379، 391۔ یہ قرار دیا گیا تھا کہ فروخت سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 3 (a) کے تحت ایک ریاست سے دوسری ریاست میں سامان کی نقل و حرکت کا موقع دیتی ہے، جب نقل و حرکت کسی معاہدے یا فروخت کے معاہدے کے واقعے کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ متنازعہ فروخت میں شامل سیمنٹ کو دراصل دوسری ریاست سے میسور منتقل کیا گیا تھا۔ جواب دہندگان صرف یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ تحریک کسی معاہدے یا فروخت کے معاہدے کے واقعے کا نتیجہ نہیں تھی۔

اس لیے اس اپیل کا نتیجہ یہ ثابت کرے گا کہ میسور میں کسی دوسری ریاست سے سیمنٹ کی نقل و حرکت فروخت کے معاہدے میں معاہدے کا نتیجہ تھی یا اس طرح کے معاہدے کا واقعہ۔ یہ سوال معاہدے پر منحصر ہوگا اور معاہدے کو صحیح طریقے سے سمجھنے کے لیے فروخت کے طریقہ کار کا حوالہ دینا ہوگا، جس کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ اب، متعلقہ وقت پر سیمنٹ صرف حکومت کی

طرف سے جاری کردہ اجازت نامے کے تحت اور اس میں موجود شرائط پر خریداجا سکتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ کچھ قانونی دفعات کا نتیجہ تھا۔ جن تمام فروخیوں سے ہمارا تعلق ہے وہ اس طرح کے اجازت نامے کے تحت تھیں۔ بد قسمتی سے درخواست گزاروں نے اپنی درخواستوں میں اجازت نامے کی کوئی نمونہ کاپی ظاہر نہیں کی۔ چونکہ اجازت نامے کا وجود تنازعہ میں نہیں تھا اور درخواستوں میں اس کا ذکر کیا گیا تھا، درخواست گزاروں کو سماعت میں اجازت نامے کی نمونہ کاپی پیش کرنے کی اجازت دی گئی تھی جسے جواب دہندگان نے درست نمونے کے طور پر قبول کیا تھا۔ تیار کردہ نمونے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سیمنٹ فیکٹری جس کو اجازت نامے کے ذریعے ڈھکے ہوئے سیمنٹ کی فراہمی کے لیے درکار تھا اس کا نام اس میں رکھا گیا تھا۔ ہمارا تعلق ان فروخیوں سے ہے جن میں اجازت نامے کے لیے میسور سے باہر کی فیکٹریوں سے سامان کی فراہمی ضروری ہوتی ہے۔ یہ اجازت نامے خریداروں کو جاری کیے گئے تھے اور ان میں نامزد سپلائر مارکیٹنگ کمپنی تھی۔ اجازت نامہ موصول ہونے پر خریدار نے مارکیٹنگ کمپنی کو آرڈر دیا اور بعد میں اس کے ساتھ ایک پختہ معاہدہ کیا گیا۔

تشخیص کے احکامات دیتے وقت، ٹیکس افسر نے مشاہدہ کیا کہ فرم کے معاہدوں میں کسی خاص فیکٹری سے کی جانے والی کسی بھی فراہمی کی فراہمی نہیں کی گئی تھی اور یہ فراہمی دراصل ریاست میسور سے باہر کی فیکٹریوں سے صرف سپلائر، مارکیٹنگ کمپنی کی سہولت کے مطابق کی گئی تھی، نہ کہ معاہدوں میں کسی عہد نامے کی وجہ سے۔ یہ سچ ہے کہ تحریری معاہدوں میں خود کوئی معاہدہ نہیں تھا کہ سپلائی کسی خاص فیکٹری سے کی جانی تھی لیکن ہمیں ایسا لگتا ہے کہ فریقین کے درمیان معاہدہ ان میں مکمل طور پر متعین نہیں تھا۔ کسی بھی صورت میں ہر معاہدہ اس اجازت نامے کی شرائط کے تابع تھا جس کا اس نے واضح طور پر حوالہ دیا تھا۔ چونکہ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ فروخت صرف اجازت نامے کے تحت ہو سکتی ہے اور اس میں موجود شرائط پر معاہدے کو اس کے تابع کے طور پر پڑھنا پڑتا ہے۔ چونکہ جن اجازت ناموں سے ہمارا تعلق ہے ان میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ سپلائی میسور سے باہر واقع ایک یا دوسری فیکٹری سے کی جانی چاہیے، اس لیے معاہدوں میں یہ معاہدہ ہونا چاہیے کہ میسور میں سامان اس کی سرحدوں سے باہر واقع جگہ سے فراہم کیا جائے گا۔ اس طرح کے معاہدے کے تحت فروخت واضح طور پر ایک بین ریاستی فروخت ہوگی جیسا کہ سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 3(a) میں بیان کیا گیا ہے۔ آئین کی دفعات اور سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے پیش نظر جس کا حوالہ پہلے کسی ریاست کو دیا گیا تھا، اس طرح کی فروخت پر ٹیکس عائد نہیں کر سکتی تھی۔ اس لیے ہمیں لگتا ہے کہ درخواست کامیاب ہونی چاہیے۔

تاہم یہ کہا گیا کہ معاملے میں ہمارے فیصلے کے پیش نظر درخواستیں نااہل تھیں۔ شریستی اجمہ بانی بنام ریاست اتر پردیش (1) (1963) S.C.R. 778۔ میسور ایکٹ کے تحت ٹیکس افسران کو یہ فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار حاصل تھا کہ آیا کوئی خاص فروخت بین ریاستی فروخت تھی یا نہیں اور اس طرح کے دائرہ اختیار کے استعمال میں نیم عدالتی ٹریبونلز کے طور پر ان کی طرف سے کی گئی کوئی غلطی کسی بھی بنیادی حق کی خلاف ورزی نہیں کرتی تھی۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ واضح طور پر ممتاز ہے۔ اس، جے، نے کہا کہ "اگر کوئی نیم عدالتی اتھارٹی دائرہ اختیار کے بغیر کام کرتی ہے یا کسی مشترکہ حقیقت کے طور پر غلطی کا ارتکاب کر کے غلط دائرہ اختیار اختیار کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی کارروائی سے کسی بنیادی حق کو خطرہ لاحق ہوتا ہے یا اس

کی خلاف ورزی ہوتی ہے، تو اس حق کے نفاذ کا سوال پیدا ہوتا ہے اور آرٹیکل 32 کے تحت درخواست دائر ہوگی۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ جہاں کوئی قانون انٹرا اوٹریوز ہے لیکن کی گئی کارروائی دائرہ اختیار کے بغیر ہے، تب آرٹیکل 32 کے تحت درخواست مجاز ہوگی۔ یہاں تو ایسا ہی ہے۔ اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ ٹیکس افسر کے پاس بین ریاستی فروخت پر ٹیکس لگانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا، ریاست کے خلاف ان پر ٹیکس لگانے کی آئینی ممانعت ہے۔ وہ کسی مشترکہ حقیقت کا غلط فیصلہ کر کے ایسا کرنے کے لیے خود کو دائرہ اختیار نہیں دے سکتا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ اس نے یہاں یہی کیا ہے۔ لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ اجماعی کے کیس (1) (1963) کا فیصلہ موجودہ کیس پر لاگو نہیں ہوتا اور درخواستیں مکمل طور پر مجاز ہیں۔

نتیجہ یہ ہے کہ درخواستوں کی اجازت دی جاتی ہے اور ہم ہدایت دیتے ہیں کہ درخواستوں میں مذکور تشخیص کے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہوئے مناسب رٹس جاری کی جائیں اور جواب دہندگان کو درخواستوں میں مذکور فروخت کے سلسلے میں ٹیکس عائد کرنے یا وصول کرنے سے روکا جائے جس میں سامان باہر سے میسور منتقل ہوا تھا۔ اخراجات کے لیے کوئی حکم نہیں ہوگا کیونکہ درخواست گزاروں نے اجازت نامے ظاہر کرنے سے گریز کیا تھا اور درخواستوں میں اپنے معاملے کو اتنا واضح طور پر بیان نہیں کیا تھا جتنا یہ کیا جاسکتا تھا۔ چونکہ انہیں کچھ رعایت دی گئی تھی اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ انہیں ان درخواستوں کے اخراجات سے محروم کرنا درست ہے۔

درخواستوں کی اجازت دی گئی۔